شہ کربلا اب تو بشرا سناؤ

شہ کربلا اب تو بشرا سناؤ
شتابی مجھے کربلا اب بلاؤ

مجھے بھی دِکھا دو مقدس وہ منظر
وہ ایوانِ جنت وہ روضہ ء انور
ہے دل منتظر دیر اب نہ لگاؤ

جبیں آکے خاکِ شفا پر رکھونگا
ضریح چوم کر اپنا دامن بھرونگا
اجر سینکڑوں حج کا مجھکو دِلاؤ

مقدر میں میرے نہیں گر زیارت
اندھیروں کے سایے میں سوئی ہے قسمت
تو مولی تمہیں میری قسمت جگاؤ

نہیں مال و زر نہ میری حیثیت ہے
تمہیں جانتے جو میری کیفیت ہے
سنو التجاء اب تو بگڑی بناؤ
نہیں آ سکا کوئی بھی بن بلائے
کرم آپکا جس پہ ہو وہ ہی آئے
کرم کرکے مجھکو بھی زائر بناؤ
تمہیں واسطہ ہے برہانُ الہدیٰ کا
ہے منصوص اُنکے وہ سیف الہدیٰ کا
ہمیں ساتھ مولی کے دونوں بلاؤ
تمنا ہے یوسف کے دل میں یہ ہر دم
ضریح چوم لوں اور نکلے وہی دم
مجھے کربلا کی زمیں پر سلاؤ

*****